مقالہ نویسی کی اہمیت اور طریقہ کار

مولانا محمد اسحق بھٹی لاہور

مولانا محمد اسحاق بھٹی تمام جماعتی دینی علمی ادبی اور صحافتی حلقوں میں محتاج تعارف نہیں ہیں آپ صاحب قلم وقرطاس ہیں اور منفرد اسلوب تحریر رکھتے ہیں۔ گذشتہ ماہ جامعہ سلفیہ میں بطور مہمان خصوصی تشریف لائے۔ اس موقع پر آپ نے عالیہ اور عالمیہ کے طلبہ کو مقالہ نویسی ضرورت اہمیت اور طریقہ کار پر لیکچر دیا۔ مفاد عامہ کے پیش نظر معمولی ترمیم و اضافے کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

گرامی قدر اساتذہ کرام اور عزیز طلبہ؛ السلام علیکم! مجھے آج اچانک مقالہ نویسی کی ضرورت' اہمیت اور طریقہ کار پر کچھ بیان کرنے کا حکم ملا' سوچتا ہوں' کہ اس اہم موضوع پر کیا عرض کروں' میں مقرر نہیں ہوں' خطیب نہیں ہوں' واعظ نہیں ہوں' میرے اوصاف سے آپ سب واقف ہیں اس کے باوجود مجھ غریب کو آپ کے حضور پیش کر دیا گیا ہے۔ اب میں کچھ عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ علماء کی مجلس میں بولنا بہت مشکل ہے خطیبوں کے سامنے زبان کھولنا بڑے جگر و دل کا کام ہے۔

لکھنا تنہائی کا کام ہے۔ آپ ایک کٹیا یا جھگی میں بیٹھے لکھ رہے ہیں کوئی دیکھتا نہیں ہے کوئی سنتا نہیں ہے۔ جس طرح مرضی لکھتے رہیے۔ الفاظ کو بڑھاتے رہیے' گھٹاتے رہیے' لیکن کسی مجلس میں اچانک بولنا براہ راست بات کرنا خصوصاً علماء خطیبوں واعظوں اور مدرسین کے سامنے یہ

واقعی بڑا امتحان ہے۔

گذارش ہے آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے لکھنے کا حکم دیا ہے۔ قلم کو سب سے اول ذکر کیا اور اس کو بڑا مقدس قرار دیا ہے اس کی قسم کھائی ہے والقلم وما یسطرون : اس لئے کہہ سکتے ہیں کہ گفتگو پر تعلیم اور قلم کو اہمیت حاصل ہے اور اختلاف کے باوجود یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اگر زیادہ صحیح نہیں تو زیادہ غلط بھی نہیں کہ لکھنا قلم کا استعمال کرنا دماغ کا استعمال کرنا ذہن کو ایک طرف لگا دینا یہ قرآن حکیم کا حکم ہے۔ حدیث کا بھی یہی حکم ہے آپ ﷺ کے وقت احادیث لکھی گئی۔ جن کو آپ صحیفے کہتے ہیں۔ صحیفہ علیؓ صحیفہ عمرؓ بن خطاب ہے صحیفہ عائشہؓ ہے' مختلف صحائف ہیں ان صحائف سے مراد وہ صحائف جن میں احادیث کو تحریری طور پر جمع کیا گیا۔ صحیفہ ہمام بن منبہ بھی ہے یہ حضرت ابو ہریرہؓ کے شاگرد تھے' وہ تمام حدیثیں انہوں نے جمع کیں جو مختلف کتب میں موجود ہیں۔ جسے ممتاز سکالر ڈاکٹر حمید اللہ مرحوم نے چھاپ دیا ہے۔ اسی طرح اور بہت صحائف ہیں جو ابھی مخطوط کی شکل میں' مختلف لائبریریوں میں موجود ہیں۔ اس ساری گفتگو کا مقصد یہ ہے کہ جو چیز لکھی جائے اور قلم کی زد میں آ جائے اور تحریر کی گرفت میں آ جائے وہ دیرپا ہوتی ہے۔ صدیوں پہلے لکھے گئے صحائف آج بھی موجود ہیں اسی طرح قلم کا معاملہ ہے۔ سارے بزرگوں نے کتابیں لکھیں دور نہیں جاتے۔ ہندوستان کو لیجئے' برصغیر میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے قرآن مجید کا ترجمہ کیا حجۃ اللہ البالغہ لکھی' اس میں تمام موضوعات آتے ہیں۔ یہ سب محفوظ ہے۔ اس پر مختلف کام ہوئے ہیں' اس کا ترجمہ بھی ہوا ہے' اسی طرح آپ کے صاحبزادے شاہ عبدالعزیز نے تفسیر لکھی جو تفسیر عزیزی کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے اڑھائی پارے دستیاب ہیں۔ جبکہ باقی حصہ 1857 کی جنگ میں ضائع ہو گیا۔ یا یہ لائبریری آف انڈیا لندن میں پہنچ گئی۔ اسی طرح شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر کے اردو ترجمے بھی ہیں اس کے ساتھ انہوں نے قرآن مجید کی تفسیر

موضح القرآن لکھی، اس کا تفصیلی تذکرہ میں نے خدام القرآن میں کر دیا ہے۔ بہر حال عرض یہ کرنا ہے کہ لکھنے کا طریقہ اور یہ انداز شروع ہی سے ہے۔ لکھنے ہی کی وجہ سے حدیثوں کا ذخیرہ ہم تک پہنچا ہے۔ اسی طرح راویوں کے حالات ہمارے پاس موجود ہیں جو دوسری صدی ہجری سے لیکر نویں ہجری تک چلتا رہا ہے۔ اسماء الرجال کا ہی مبارک سلسلہ ہے۔ جس کی بدولت آج ہم حدیث کی صحت اور عدم صحت کو پہچان سکتے ہیں۔ حدیث ضعیف ہے تو راوی کیا ہے۔ یہاں میں تھوڑا اختلاف ذکر کرنا چاہوں گا۔ خصوصاً ضعیف حدیثیں یا موضوع۔۔۔۔ موضوع حدیثیں تو ٹھیک ہیں کہ ان کے بارے میں دوٹوک موقف اختیار کرنا چاہئے لیکن حدیث کو ضعیف قرار دینے میں ہاتھ ہولا رکھنا چاہئے (معذرت کے ساتھ) منکرین حدیث اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں، وہ کہتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے یہ حدیث ضعیف ہے، مجھ سے ان کا رابطہ رہتا ہے، خصوصاً جب میں الاعتصام میں کام کرتا تھا، وہ اس وقت سے میرے رابطے میں ہیں، وہ مجھے کہتے تھے کہ تم بھی حدیث کے منکر، ہم بھی منکر، میں نے کہا کہ۔۔۔ بندے میں کیسے منکر ہو گیا۔ ہم تو اہل حدیث ہیں، کہنے لگے تم اس طرح منکر ہو کہ یہ راوی تدلیس کرتا ہے۔ یہ موقوف روایت ہے یہ مرسل ہے، یہ عزیز یہ غریب ہے تم ادھر سے ہاتھ لگاتے ہو ہم سیدھا کہہ دیتے ہیں، حدیث کی صحت اور عدم صحت بیان کرنے میں بہت احتیاط کرنی چاہئے۔

لکھنے کے کئی طریقے ہیں، ہمارا لکھنے کا بھی عجیب طریقہ ہے، کہ ہم پڑھتے عربی میں ہیں، سوچتے پنجابی میں ہیں، اور لکھتے اردو میں ہیں، عربی پڑھنی چاہئے، فارسی کی اہمیت ہے سیکھنی چاہئے، اردو لکھنے کے یہ عربی اور فارسی کا سمجھنا بے حد ضروری ہے، اس کے بغیر اردو میں مہارت پیدا نہیں ہوتی۔ عربی کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی گرائمر تلفظ کی ادائیگی کو درست کر دیتی ہے میں نے ایسے بہت سے ایسے لکھاری دیکھیں گے جن کی کتب نہایت عمدہ ہیں لیکن جب بولتے ہیں تو اقرار کو اقرار

تعلق کو تعلق تمدن کو تمدن کہتے ہیں۔

اردو کے مختلف موضوعات ہیں' مثلاً شخصیات معاشیات' جغرافیہ' تاریخ وغیرہ آپ نے ان میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا ہے۔ یہ موضوع کی الگ الگ نفسیات ہیں' اور مختلف زبانیں ہیں' افسانہ ہے تو اس کی اپنی زبان ہے تاریخ کی اپنی زبان ہے جغرافیہ کی اپنی زبان ہے۔ قرآن حکیم کی اپنی زبان ہے۔

ترجمہ کرنا ہے تو اس کا انداز الگ ہے' تفسیر لکھنی ہے تو اس کا اسلوب علیحدہ ہے' فقہ اور فتوی میں زبان اور استعمال ہوتی ہے۔ حدیث کی تشریح میں زبان مختلف ہوگی' ناول کا اپنا انداز ہو گا۔

اگر آپ تاریخ پر لکھنا چاہتے ہیں' تو تاریخ کی نفسیات کو جانیے تاریخ دانوں کو سمجھیں' تاریخی کتب کا بغور مطالعہ کریں۔ پھر آپ کو صحیح اندازہ ہوگا۔ سیرت پر لکھنا ہے تو اس کی زبان اور نفسیات کو سمجھیں کتب سیرت کا گہرائی سے مطالعہ کریں۔ اس کے لئے آپ کو تاریخ کی نسبت الگ الفاظ استعمال کرنا ہونگے' انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں الگ انداز اور الفاظ صحابہ کرامؓ کے بارے میں الگ اسلوب اور الفاظ عام لوگوں کے بارے میں الگ طریقہ کار غیر مسلموں کے بارے میں الگ ترتیب اور الفاظ اس پر بہت غور و فکر کرنا ہوگا تب جا کر آپ کوئی قابل قدر کام کر سکیں گے۔ آپ کے پاس الفاظ کا وسیع ذخیرہ ہونا چاہئے۔ اور ان کو مناسب جگہ پر ترتیب دینا ہوگا۔ شخصیت کو سامنے رکھ کر اس کے مطابق الفاظ کا انتخاب کرنا ہوگا۔ ایک ہی جملہ میں تمام مترادفات استعمال نہیں ہونے چاہئیں بلکہ ان الفاظ کو بچا کر رکھنا چاہئے اور مناسب موقعہ پر ہی ان کا استعمال صحیح ہوتا ہے۔

ترجمہ کرنے کے لئے اس زبان کا ماہر ہونا از حد ضروری ہے۔ مولانا ظفر علی خاں بہت اچھے مترجم تھے' سائنس کیا ہے؟ اس کا اتنا عمدہ ترجمہ کیا ہے۔ مولانا محمد علی کہا کرتے تھے کہ اگر وہ

انگریز اس ترجمے کو دیکھ کر سمجھ سکتا تو وہ اپنی کتاب کو تلف کر دیتا۔ مولانا محمد حنیف ندوی مرحوم بھی بہت اعلیٰ پائے کے مترجم تھے ان کے تراجم پڑھیں۔ انہوں نے امام غزالی کی کتابوں کے بعض حصوں کا ترجمہ کیا ہے۔ جو سرگذشت غزالی کے نام سے شائع ہوا ہے۔ اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

مولانا ابوالکلام آزاد نے قرآن حکیم کی تفسیر لکھی ہے۔ نہایت اچھی اور خوبصوت اسلوب ہے مولانا عبدالسلام جو کہ بہت بڑے عالم تھے۔ اور کسی کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ فرمانے لگے کہ ابوالکلام، جبریل کی زبان بولتا ہے۔ (اگر قرآن اردو زبان میں نازل ہوتا تو ابوالکلام کی زبان میں نازل ہوتا) اس لئے عرض ہے مولانا کی تفسیر ضرور پڑھنی چاہئے، تاکہ معلوم ہو کہ عربی الفاظ کو اردو کے قالب میں کیسے ڈھالا جاتا ہے۔ امام غزالی کی احیاء العلوم امام ابن خلدون کی تاریخ اپنی خلدون ان کے ترجمے پڑھنے چاہئے۔ مقدمہ ابن خلدوں کے ایک حصے کا ترجمہ مولانا حنیف ندوی صاحب نے کیا ہے ضرور پڑھیں، اس سے ترجمہ کرنے کا رجحان پیدا ہوگا۔

میں نے بھی ایک کتاب کا ترجمہ کیا ہے بڑی ضخیم کتاب ہے، محمد بن اسحاق مصنف کا نام ہے جو کہ ابن ندیم وراق بغدادی کے نام سے معروف ہے اس کا مصنف شیعہ مسلک سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن اس نے اپنی کتاب میں تمام مسالک کے علماء اور ان کی خدمات کا تفصیل سے ذکر کیا ہے، حتی کہ اس دور کے شعراء کا بھی تذکرہ کیا ہے اس کے ساتھ طب اور ہندوستان میں طب کا آغاز کب ہوا۔ اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے یہ ایک قسم کا انسائیکلوپیڈیا ہے۔ میں ترجمہ کر کے ادارہ ثقافت اسلامیہ میں مولانا محمد حنیف ندوی اور مولانا جعفر شاہ پھلواری کو دکھاتا تھا۔ جہاں کہیں کوئی اصلاح کی ضرورت ہوتی کر دیتے تھے۔ ان کی رہنمائی میں یہ ترجمہ مکمل ہوا، لوگوں نے اس کی تعریف کی ہے کہ بڑا سلیس ترجمہ ہے اس کا دوسرا ایڈیشن شائع ہونے لگا تو ادارے کے ڈائریکٹر جناب سراج منیر صاحب (جو کہ بہت نفیس اور اچھے تھے ابھی نوجوان تھے انہوں نے بڑا نستعلیق مزاج پایا تھا)

تھے' انہوں نے کہا کہ یہ ترجمہ ایسے شخص کو دکھانا چاہئے جو انگریزی اور فارسی جانتا ہو' کیونکہ اسی کتاب کا فارسی اور انگریزی میں ترجمہ ہو چکا تھا' ہم نے بازار سے وہ کتابیں حاصل کر کے کسی ماہر انگریزی جاننے والے کو دیں تاکہ وہ ترجموں کا موازنہ کر سکے' اس نے رپورٹ میں لکھا کہ اردو ترجمہ فارسی اور انگریزی کی نسبت زیادہ اچھا ہے جس پر مکمل اعتماد کیا جا سکتا ہے اپنی اردو اچھی بنانے کے لئے ادب سے متعلق کتب پڑھنی چاہئیں' ویسے تو نصاب میں بھی عربی ادب کی کتب شامل ہوتی تھیں۔ مثلاً سبع معلقہ مقامات حریری اور متنبّی وغیرہ امید ہے اب بھی نصاب کا حصہ ہونگی' یہ اخلاقیات کی کتابیں نہیں بلکہ ان کا تعلق عربی ادب سے ہے۔

اگر آپ اردو بہتر کرنا چاہتے ہیں تو جوش ملیح آبادی کی کتاب یادوں کی برات پڑھیے یہ کتاب جھوٹ کا پلندہ ہے لیکن اردو ادب کا مرقع ہے وہ الفاظ کا بادشاہ ہے الفاظ کا بے پناہ ذخیرہ ہے۔ اسی طرح علامہ شبلی کی کتابیں پڑھو' بعض کتب نایاب ہیں' لیکن علامہ سید سلمان ندوی قاضی سلیمان منصور پوری' ڈپٹی نذیر احمد کی کتابیں میسر ہیں یہ ضرور پڑھنی چاہئے' مولانا عبدالحلیم شرر یہ میاں نذیر حسین دہلوی کے شاگرد تھے۔ ان کی کتابیں پڑھیں بہت مفید ہیں مولانا غلام رسول مہر مولانا ابوالکلام آزاد کی کتابیں پڑھنے سے بہت کچھ حاصل ہوتا ہے خصوصاً مہر غلام رسول کی کتب پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ شخصیات پر کیسے لکھا جاتا ہے۔ تاریخ کیا ہے کیسے لکھا جاتا ہے۔

مولانا غلام رسول بہت اچھے اور ماہر تاریخ دان تھے جب انہیں معلوم ہوا کہ میں الفہرست کا ترجمہ کر رہا ہوں تو انہوں نے پیغام بھیجا تھا کہ اب جغرافیہ تبدیل ہوا ہے نئے مقامات ہیں لہٰذا آپ مجھ سے رہنمائی لے لیا کریں مگر افسوس کہ میں ان سے صحیح استفادہ نہ کر سکا مہر صاحب نے شہداء بالاکوٹ پر لکھا اور خوب لکھا ہے۔

لکھنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان تعصب سے بالاتر ہو۔ میں نے اپنی تحریروں میں

سب پہ لکھا اور خوب لکھا۔ حتی کہ کیانی ذیل سنگھ پر بھی لکھا۔ میری کتابیں پڑھ کر راولپنڈی سے ایک صاحب نے رابطہ کیا اور کہا کہ اہل حدیث ہو کر آپ نے بڑی فراخدلی سے سب پہ لکھا ہے تعصب سے کام نہیں لیا۔ آپ سے گذارش ہے کہ آپ مولانا ابوالحسن ندوی پر لکھیں آپ مولانا عبدالقادر رائے پوری پر لکھیں۔ میں نے کہا میں ان پر ضرور لکھوں گا۔ ان شاء اللہ

میں نے فقہائے ہند میں سب پہ لکھا۔ جبکہ ہمارے دوست اپنی کتابوں میں اہلحدیث علماء اور فقہاء کا تذکرہ نہیں کرتے۔

ماضی قریب کے علماء میں مولانا ابوالحسن علی ندوی مولانا مسعود عالم ندوی، مولانا عبدالسلام کی کتب کا مطالعہ ضرور کریں، نیز دارالمصنفین کی سیرت صحابہ کرام اور دیگر کتب پڑھیں، بہت مفید ہیں لکھنے کا اسلوب معلوم ہوتا ہے۔

مجھے یہ جان کر بے حد خوشی ہے کہ جامعہ سلفیہ نے اپنے آخری سال کے طلبہ کے لئے علمی مقالہ لکھنے کو ضروری قرار دیا ہے۔ یہ ایک اچھی اور عمدہ کوشش ہے اس سے طلبہ کے اندر لکھنے کی صلاحیت پیدا ہوگی اس سے قبل میں نے کسی اور ادارے کے بارے میں نہیں سنا کہ وہاں مقالہ نویسی کا کام ہوتا ہو۔

میں اپنے عزیزوں سے یہ عرض کرونگا کہ وہ لکھنے سے پہلے اس پر موضوع پر خوب مطالعہ کریں۔ الفاظ کا ذخیرہ جمع کریں، دس عالموں کے بارے میں لکھنا ہو اب الفاظ بدلنے ہیں، آپ کیسے بدلیں گے، یہ بھی عالم ہیں وہ بھی عالم ہیں یہ مدرس ہیں وہ بھی مدرس ہیں یہ خطیب ہیں وہ بھی خطیب ہیں یہ مقرر ہیں وہ بھی مقرر ہیں یہ سیاست دان ہیں وہ بھی سیاستدان ہیں ایک کے بارے میں استعمال الفاظ دوسرے کے بارے میں نہ استعمال کریں، یہ اس شکل میں ہوسکتا ہے کہ آپ کے پاس الفاظ کا وافر ذخیرہ ہو ہر ایک کو اس کی شخصیت کے مطابق حصہ دیں سکیں۔ ایک بات اور بھی عرض کروں کہ آپ مترادفات استعمال کرنے سے پرہیز کریں، دس یا پانچ الفاظ جو ایک معنی لیتے ہیں

وہاں ایک لفظ استعمال کریں تو کو بچا کر رکھیں وہ دوسری جگہ استعمال کریں اکثر طلبہ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ جناب لکھنے کا طریقہ سکھاؤ' لکھنے کا طریقہ مشکل بھی ہے اور آسان بھی' مشکل اس وقت ہے کہ جس موضوع پر لکھنا ہے اس کا مطالعہ نہیں کیا مثلاً تفسیر جلالین پر لکھنا ہے تو کم از کم یہ تو معلوم ہو کہ دو جلال کون تھے۔ اور تفسیر پر لکھنا ہے تو اردو تفسیروں کے بارے میں معلومات ہونی چاہئے علی ھذا القیاس جس موضوع پر بھی لکھنا چاہتے ہیں اس کا وسیع مطالعہ کریں پھر قلم پکڑیں۔

میرے عزیز و اگر آپ نے اردو میں لکھنا ہے تو اردو کی کتب پڑھیں' اگر عربی میں لکھنا ہے تو عربی کی کتب کا مطالعہ کریں پھر بات بنے گی خصوصاً جدید کتب کو زیر مطالعہ رکھیں۔ اور اس بات کا پورا خیال کریں کہ مقالہ میں جو بات لکھنی ہے اس کا پورا حوالہ دیں۔ آپ جتنے حوالے دیں گے اتنا ہی آپ کا مقالہ پختہ اور علمی ہوتا جائے گا اگر آپ حوالہ نہیں دیں گے تو لوگ یہ سمجھیں گے کہ آپ چور مصنف ہیں اس لئے سرقے سے بچنے کے لئے حوالہ ضروری ہے اگر آپ حوالہ نہیں دیتے اور کسی کتاب سے کوئی بات نقل کر دیتے ہیں تو یہ علمی سرقہ ہوگا۔ جو بہر حال ایک کوتاہی ہے۔

آخری بات یہ عرض کرونگا کہ آپ کو با عمل لکھاری ہونا چاہئے اچھی صحبت اختیار کریں۔ اچھے لوگوں میں بیٹھیں' عملی زندگی نظر آنی چاہئے۔ اور اپنی تحریروں میں بھی صاف ستھری زبان استعمال کریں لوگ پڑھ کر آپ کے بارے میں اچھی رائے قائم کریں' عرب کے لوگ آپ ﷺ کی زبان سن کر ہی کہہ دیتے تھے کہ یہ ان پڑھ کی زبان نہیں ہے۔ اس قدر عمدہ اور شائستہ گفتگو ہوتی کہ لوگ بہت متاثر ہوتے تھے یہی حال صحابہ کرام کا تھا زبان جتنی صاف ہوگی اتنا ہی زبان کا اثر ہوگا۔

میں آخر میں جامعہ سلفیہ کی انتظامیہ کا شکر گزار ہوں' جنہوں نے مجھ پر اعتماد کرتے ہوئے یہ گفتگو کرنے کا موقعہ دیا' اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی خدمت کرنے کا موقعہ دے۔ اور اللہ تعالیٰ ہم سب کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔

☆☆☆☆☆